تنہائی میں کیسے اُٹھیگا اکبر کا جنازہ رہنے دو

تنہائی میں کیسے اُٹھیگا اکبر کا جنازہ رہنے دو
صابر ہو مگر پھر باپ ہو تم اے سیّدِ والا رہنے دو

آہستہ لِٹا دو ریتی پر تکلیف نہ پہنچے اکبر کو
بیٹھی ہے بہت گہری برچھی زخمی ہے کلیجہ رہنے دو

ہر جنبش میں دل ہلتا ہے برچھی کو نہ کھینچو سینے سے
روتے ہے محمد رہنے دو بے چین ہے زہرا رہنے دو

خیمے میں نہ لے جاؤ اِنکو ماں زخم نہ دیکھے سینے کا
ایسا نہ ہو غم کی شِدّت سے پھٹ جائے کلیجہ رہنے دو

باہر نہ نکل آئے زینب سمجھاؤ تو یہ کیا کرتی ہے
شبیر اُٹھو خیمے میں چلو اکبر کو تڑپتا رہنے دو

مخلوق خدا میں ہل چل ہے اللہ سنبھالو عالم کو
آنکھوں سے ذرا آنسوں پونچھو آقا میرے مولی رہنے دو

اکبر نہیں زندہ ہونے کے شہ دل کو سنبھالو صبر کرو
اکبر کے سرہانے سے اُٹھو فطرت کا تقاضا رہنے دو

*****